REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT R. N. No. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGISTERED. NO. P/GDP. 3

فَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷ — شمارہ ۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. Pin. 143516.

۲۲ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ — ۲ امان ۱۳۵۷ ہش — ۲ مارچ ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۱ تبلیغ (فروری) کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

"حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔ آمین۔

قادیان ۲۸ تبلیغ (فروری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امیر مقامی و ناظرِ اعلیٰ مع اہل و عیال و درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

شہنشاہِ جاپان کے چھوٹے بھائی شہزادہ میکاسانومیہ کی خدمت میں احمدیہ لٹریچر کی پیشکش

شہزادہ موصوف کی طرف سے حد درجہ ممنونیت کا اظہار

(مرسلہ مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ جاپان)

ٹوکیو ۵ دسمبر ۱۹۷۷ء - اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج جماعتِ احمدیہ جاپان کے ایک سہ رکنی وفد کو شہنشاہِ جاپان کے چھوٹے بھائی ہز امپیریل ہائی نس شہزادہ تکاہیتو میکاسانومیہ (H.I.H. PRINCE TAKAHITO MIKASANOMIA) سے ملاقات کرنے اور احمدیہ لٹریچر کی مشہور کتاب ARABIC — MOTHER OF ALL LANGUAGES (عربی اُمّ الالسنہ ہے) مصنفہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر مدظلہ، پیش کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شہزادہ موصوف نہ صرف جاپان اورینٹل ایسوسی ایشن کے سرپرست اعلیٰ ہیں۔ بلکہ خود بھی دُنیا کے مشہور مستشرقین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ شہزادہ میکاسانومیہ عربی زبان سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور قدیم عربی تہذیب و تمدن پر کئی قابلِ قدر مضامین کے مصنف ہیں۔ ارضِ مشرق اور خصوصاً مشرقِ اوسط کے آثارِ قدیمہ ان کے خاص موضوعات ہیں۔ ارضِ مصر و عراق کے آثار دیکھنے کے علاوہ پاکستان میں موہنجو دارو کا سفر بھی فرما چکے ہیں۔

اس رعایت سے ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے باہم مشورہ سے اس کتاب کا انتخاب کیا گیا جو علمی لحاظ سے احمدیہ علم کلام کا مایۂ ناز نمونہ تصور کی جاتی ہے۔ اس انتخاب میں یہ امر بھی مدِنظر تھا کہ چونکہ جاپان کے آئین کے مطابق شاہی خاندان کے افراد تمام کی مذہبی تقریبات میں شرکت کر سکتے ہیں نہ ہی مذہبی معاملات میں کسی خاص مذہب یا فرقہ سے دلچسپی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اسلئے ان کی خدمت میں ایسی کتاب پیش کی جائے جو اپنے موضوع کے اعتبار سے لسانیاتی اور رُوح کے اعتبار سے احمدیہ علم کلام کی پوری پوری نمائندگی کرتی ہو۔ چنانچہ الحمد للہ کہ شہزادہ موصوف نے نہ صرف اس تحفہ کو بصد تشکر قبول فرمایا۔ بلکہ اس کتاب کے بارہ میں تعارفی کلمات سُنتے ہی تمام تکلفات بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کتاب کو اسی وقت کھول کر جستہ جستہ ملاحظہ فرمایا۔ اور نہایت پُرخلوص الفاظ میں ایسا نایاب علمی تحفہ پیش کرنے پر وفد کے ارکان کا شکریہ ادا کیا۔

پیشکش کی یہ تقریب محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوئی۔ جاپان پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن اور سفارت خانہ پاکستان ٹوکیو کے اشتراک سے شاعرِ مشرق علامہ اقبال کی پیدائش کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں جاپان پریس ایسوسی ایشن کے وسیع و عریض اور شاندار ہال میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا شہزادہ موصوف اس جلسہ میں مہمانِ خصوصی کے طور پر تشریف لانے والے تھے۔ منتظمین کی طرف سے جماعتِ احمدیہ جاپان کے رُکن پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پروازی،

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

"جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر میں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کی تھی۔ اور جماعت کے مخلصین سے پندرہ سال میں اڑھائی کروڑ روپیہ اس فنڈ میں ادا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس فنڈ میں ۵۴ ممالک کے احباب نے وعدے لکھوائے اور وہ قسط وار ادائیگیاں کر رہے ہیں۔ وعدے خدا کے فضل سے دس کروڑ روپے سے اُوپر ہو گئے تھے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے۔ نئے مشن قائم ہونے ہیں۔ نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں۔ اور دُنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم کرا کے اُنہیں شائع کرنا ہے۔ ان میں سے بعض کام ایسے ہیں جنہیں ہم نے ابھی سے شروع کرنا ہے تاکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل ہو سکیں۔

وعدہ جات کی وصولی تسلی بخش ہے۔ میں ۵۴ ممالک کی جماعتوں سے جنہوں نے وعدے لکھوائے ہیں اور جو ادائیگیاں کر رہی ہیں، کہتا ہوں کہ تھوڑا سا زور اَور لگا دیں۔ تاکہ وعدے جلد از جلد پُورے ہو سکیں۔ اور غلبۂ اسلام کی مُہم کو آگے بڑھانا ممکن ہو سکے۔ جماعتوں کا اخلاص قابلِ ستائش ہے۔ اور وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے۔ صرف تھوڑا سا زور لگانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اپنی برکتوں سے نوازے گا۔ جیسا کہ وہ اپنے وعدوں کے موجب انہیں اپنی برکتوں سے نوازتا چلا آرہا ہے۔"

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی علمی تقاریر

رپورٹ مرتبہ: جاوید اقبال اختر

قادیان ۲۶؍تبلیغ (فروری) مورخہ ۲۰؍فروری کو یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ اس لئے جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲۰؍فروری ۷۸ء کی بجائے مورخہ ۲۶؍فروری کو مسجد اقصیٰ میں ٹھیک نو بجے صبح امیر مقامی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم حافظ الٰہ دین صاحب درویش کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سُنایا۔

پیشگوئی کا متن

مکرم مولوی عبدالمجید صاحب نیاز (ابن مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش) نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سُنایا۔

اِس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ عنوان

حضرت مصلح موعودؓ اور خدمتِ قرآن

ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کی غرض احیائے دین اور اقامتِ شریعت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس مشن کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خلفائے عظام کے ذریعہ مقدر تھی۔ اور آپ کے خلفاء کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی اشاعت و تبلیغ کی بہت زیادہ توفیق عطا فرمائی۔ موصوف نے بتایا کہ آنحضرت صلعم نے یہ بشارت دی تھی کہ ابنائے فارس قرآن کریم کو ثریا ستارے سے اُتار لائیں گے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دوسرے خلیفہ تھے آپ نے قرآن کریم کی بہت خدمت کی۔ آپ کے بابرکت عہد میں قرآن کریم کا متعدد زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ اور آپ نے خود قرآن کریم کا اُردو زبان میں بامحاورہ ترجمہ ایسے دلنشین رنگ میں اور ایسی سلیس اُردو میں کیا ہے کہ اس کی مثال ملنی ممکن نہیں۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ خدمتِ قرآن اس رنگ میں بھی ہوئی کہ آپ نے قرآن کریم کی ایسی اعلیٰ درجہ کی تفسیر تیار فرمائی جس کی نظیر چودہ سو سال کے عرصہ میں کہیں نہیں ملتی۔ مقرر موصوف نے تفسیر کبیر کی مختلف خوبیوں کو بیان کرتے ہوئے اس کی مقبولیت کی تائید میں غیروں کی بعض آراء پیش کیں

اِس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

مُسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی مساعی :-

موصوف نے بتایا کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ میں الہام الٰہی کے یہ الفاظ آتے ہیں کہ "قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ سو اس کے مطابق مُسلمانوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے وجود سے بہت بہت فوائد حاصل کئے۔ جس کا وہ بحیثیتِ قوم جلد یا بدیر اقرار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ مُسلمانوں کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کی اُن شاندار مساعی کا ذکر کیا جو ملکانہ قوم میں شدھی کی تحریک سے تعلق رکھتی ہیں اور بتایا کہ کس طرح حضورؓ نے اس علاقہ کے مُسلمانوں کو شُدھ ہونے سے بچانے کی زبردست مہم چلائی۔ اور اس میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ دوسرے نمبر پر فاضل مقرر نے کشمیری مُسلمانوں کو اُن کے انسانی حقوق دلائے جانے کی مہم کا ذکر کیا۔ اور تفصیل سے بتایا کہ انگریزی دورِ حکومت میں کس طرح اس کمزور طبقہ کو اس کے واجبی حقوق دلائے جانے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے زبردست جد و جہد کی۔ آخر میں مُسلمان جو مختلف فرقوں میں منقسم ہیں اُن کو متحد کرنے اور ان کی اقتصادی اور معاشی اور سیاسی ترقی کے لئے جو مساعی حضورؓ نے کیں ان کا ذکر کیا۔

بعدہٗ مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے حضرت مصلح موعودؓ کے اوصافِ حمیدہ کے متعلق ایک احمدی دوست کی نظم خوش الحانی سے سُنائی۔

اِس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ عنوان

سیرت حضرت المصلح الموعودؓ

ہوئی۔ محترم موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ سے اپنی ابتدائی ایک ذاتی ملاقات کا تاثر بیان فرمانے کے بعد بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشقِ رسولؐ کوٹ کوٹ کر بھرا ہُوا تھا۔ اور آپؓ کی تربیت کا ذمہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہُوا تھا۔ بچپن کی عمر میں عبادتِ الٰہی کا شوق۔ غور و فکر کی عادت اور خدمتِ دین کا جذبہ آپ کے اندر پایا جاتا تھا۔ چنانچہ انجمن تشحیذ الاذہان کا قیام اور اسی نام کے ایک رسالہ کا اجراء، آپ کی مدلّل و دلپذیر تقاریر اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت آپؓ کے مشن کی تکمیل کے لئے عزمِ صمیم اور ہر وقت غلبۂ اسلام اور خدمتِ قرآن کے لئے کمربستہ رہنا آپ کی اولوالعزمی کا واضح ثبوت ہے۔

فاضل مقرر نے حضرت المصلح الموعودؓ کے مقامِ قربِ الٰہی کے ضمن میں آپؓ کے بعض ایمان افروز رؤیا و الہام کا ذکر کرکے ان کی تشریح کی اور حضور رضی اللہ عنہ کی سیرت کے بارے میں اپنی جماعت کے افراد سے محبت و شفقت اور حِلم اور چشم پوشی اور صبر و ثبات اور تربیت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی علمی اور ورزشی مقابلوں میں دلچسپی اور سادگی اور غریب نوازی وغیرہ صفات کو بھی بیان کیا۔

اِس اجلاس کی

چوتھی تقریر

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے بھی حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے چند پہلو بیان فرمائے۔ مقرر موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کی دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضورؓ نے جماعت کو مختلف تنظیموں میں منظم کرکے سب جماعتوں سے ممتاز کر دیا۔

مقرر موصوف نے ۱۹۴۷ء میں قادیان کی مقدس سرزمین میں ۳۱۳ درویشوں کا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک آواز پر لبیک کہہ کر اپنی زندگیاں اسلام اور احمدیت کے لئے پیش کرنا آپؓ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل سے ہی قرار دیا۔ موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرتِ طیبہ کے بارے میں اپنے ذاتی تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میرا اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کردینا حضورؓ کے ہی الفاظِ طیبہ کا نتیجہ تھا۔

ذاتی مشاہدات

اس موقعہ پر محترم صدرِ جلسہ نے حاضرین کے سامنے ایک پُرلطف تجویز رکھی کہ مختصر وقت میں بلا تمہید حاضرین میں سے جو دوست اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بارہ میں کچھ بیان کرنا چاہیں، وہ اپنے نام نوٹ کرا دیں تاکہ انہیں وقت دیا جائے۔ چنانچہ کئی احباب نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ جس میں اپنے ذاتی تاثرات کی بنا پر حضورؓ کی قبولیتِ دُعا کے نشانات۔ آپ کی شفقت و محبت اور یتامیٰ کی دلجوئی وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ یہ پروگرام سامعین کے لئے ازحد رُوح پرور اور ازدیادِ ایمان کا باعث تھا۔ جن احباب نے اِس پروگرام میں حصّہ لے کر ایمان افروز واقعات سے احباب کو محظوظ کیا اُن کے نام یہ ہیں۔

محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ مکرم مخدوم حسین صاحب خادمِ مسجد اقصیٰ۔ مکرم سید بدرالدین احمد صاحب۔ مکرم محمد شریف صاحب گجراتی۔ مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب۔ مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت۔ مکرم محمد سعید صاحب انور مودھا۔ مکرم بشیر احمد صاحب شاد۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب کالا افغاناں۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد۔ مکرم مرزا محمود احمد صاحب۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید۔ مکرم سید شہامت علی صاحب۔

صدارتی خطاب

اِجلاس کے آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی صفت اولوالعزمی کا ذکر فرماتے ہوئے علاقہ ملکانہ میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لئے جو شدھی کی تحریک چلی تھی اُس واقعہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس وقت ایک عورت کے سبب لڑکے ارتداد اختیار کر گئے۔ اور اس کی فصل پکی ہوئی تھی۔ لوگوں نے طعنہ دیا کہ اب دیکھیں گے کہ اس کی فصل کو کون کاٹے گا۔ اب اس کی فصل کو کیا یہی لُوٹ کُھسوٹ والے لوگ کاٹیں گے؟ حضرت مصلح موعودؓ تک جب یہ رپورٹ پہنچی تو آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ گریجوایٹ طبقہ ہی درانتیاں لے کر جائے اور اس عورت کی فصل کو کاٹے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اور اُن کے چیلنج کا اس طور پر جواب دیا گیا۔ اِس کے علاوہ ایک اور واقعہ حضورؓ کی اولوالعزمی کا بیان کرکے حضورؓ کی قبولیتِ دُعا کے بارے میں بھی امرتسر کے سکھ بُزرگ کا بیان کردہ ایک واقعہ سُنایا جو حاضرین کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہُوا۔

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

توبہ کی حقیقت اور مقبول توبہ کیلئے ضروری شرائط

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۷۲ کی تفسیر کرتے ہوئے حقیقی اور سچی اور مکمل توبہ کیلئے سات شرائط بیان فرمائی ہیں۔ یہ اقتباس ہمیں سکندرآباد سے مکرم بشیر الدین اللہ دین صاحب (سیکرٹری تعلیم و تربیت) نے بھجوایا ہے جو افادۂ احباب کیلئے ذیل میں دیا جا رہا ہے ——— ایڈیٹر

"دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو توبہ کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صرف منہ سے یہ کہہ دینے سے کہ "میری توبہ" توبہ مکمل ہو جاتی ہے حالانکہ اس کے لئے سات امور کا ہونا ضروری ہے۔ اور جب تک وہ سارے کے سارے موجود نہ ہوں۔ اس وقت تک توبہ کبھی بھی صحیح معنوں میں توبہ نہیں کہلا سکتی۔ چنانچہ توبہ کے لئے پہلی شرط تو یہ ہے کہ انسان اپنے گزشتہ گناہوں کو یاد کرے اور ان کو اپنے سامنے لا کر اس قدر نادم ہو کہ گویا پسینہ پسینہ ہو جائے دوسری شرط یہ ہے کہ پچھلے فرائض جس قدر رہ چکے ہیں ان میں سے جن کو ادا کیا جا سکے ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً اگر صاحب استطاعت ہونے کے باوجود اس نے حج نہیں کیا تھا۔ تو اب حج کر لے یا اگر زکوٰۃ نہیں دی تھی تو ساری عمر کو جانے دے اس سال کی زکوٰۃ دے دے تیسری شرط یہ ہے کہ پچھلے گناہوں میں سے جن کا ازالہ ممکن ہو ان کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے مثلاً اگر کسی کی بھینس چرا کر اس نے اپنے گھر رکھی ہوئی ہے تو اسے واپس کر دے چوتھی شرط یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی دکھ پہنچایا ہو اس کے دکھ کا ازالہ کرنے کے علاوہ اس سے معافی طلب کرے یہ ایک باریک روحانی مسئلہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کی گناہوں کی معافی کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ ان کے متعلق بندوں سے ہی معافی طلب کی جائے۔ اور اگر وہ معاف کر دیں تو پھر خدا تعالیٰ ان کا مؤاخذہ نہیں کرتا۔ شبلیؒ ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں وہ خلافت عباسیہ کے دور میں کسی علاقہ کے گورنر تھے ایک دفعہ وہ کسی کام کے سلسلہ میں بادشاہ سے مشورہ کرنے کے لئے بغداد آئے۔ انہی دنوں ایک بہت بڑا جرنیل ایران کی مہم میں کامیابی حاصل کر کے واپس آیا اور بادشاہ نے اس کے اعزاز میں دربارِ خاص منعقد کیا اور فیصلہ کیا کہ بھرے دربار میں اسے خلعتِ فاخرہ دی جائے اور اس کی عزت افزائی کی جائے اتفاق سے اس روز اسے نزلہ کی شکایت تھی۔ جب اسے خلعت دیا گیا۔ اور دربار میں چاروں طرف سے اس پر پھول برسائے گئے تو اسے چھینک آگئی اور ناک سے پانی بہہ پڑا اس نے جلدی سے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا مگر رومال موجود نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر اس نے گھبراہٹ میں اسی خلعت سے اپنی ناک پونچھ لی۔ بادشاہ نے یہ دیکھ لیا اور اس نے سخت غضبناک ہو کر حکم دیا کہ اس شخص نے ہماری خلعت کی ناقدری کی اس کا خلعت اتار لو اور اسے دربار سے نکال دو۔ چنانچہ اس کا خلعت اتار لیا گیا اور اسے ذلت کے ساتھ دربار سے نکال دیا گیا۔ شبلیؒ جو یہ تمام نظارہ دیکھ رہے تھے یکدم ان کی چیخ نکلی اور انہوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا بادشاہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ یہ رونے کا کونسا مقام ہے۔ ناراضی تو میں جرنیل پر ہوا ہوں تم خواہ مخواہ کیوں روتے ہو وہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے حضور میرا استعفیٰ منظور فرمائیں بادشاہ نے پھر کہا یہ استعفیٰ کا کونسا موقعہ ہے انہوں نے کہا بادشاہ سلامت یہ شخص آج سے دو سال پہلے ایک خطرناک مہم پر روانہ کیا گیا تھا۔ یہ رات اور دن دشمن کے مقابلہ میں رہا۔ ہر روز موت اس کے سر پر منڈلاتی تھی اور ہر رات اس کی بیوی بیوگی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے سوتی تھی یہ گھر سے بے گھر اور وطن سے بے وطن رہا۔ جنگلوں میں دھکے کھاتا رہا۔ مصائب اور آلام برداشت کرتا رہا اور آخر فتح یاب ہو کر واپس آیا آپ نے اس کی آمد کی خوشی میں یہ دربار منعقد کیا اور اسے چند گز کپڑا خلعت کے طور پر عطا فرمایا۔ مگر صرف اس لئے کہ اس نے اسی خلعت سے اپنی ناک پونچھ لی آپ اتنے غضبناک ہوئے کہ آپ نے اسے دربار سے باہر نکال دیا اور اس کا خلعت چھین لیا میں اس نظارہ کو دیکھ کر سوچتا ہوں کہ جب چند گز کپڑے کی آپ ہتک برداشت نہیں کر سکے تو میرا خدا جس نے مجھے سینکڑوں نعمتیں عطا فرمائی ہوئی ہیں اور جس کی نعمتوں کی میں روزانہ ہتک کرتا ہوں وہ قیامت کے دن مجھ سے کیا سلوک کرے گا۔ میں اب اس ملازمت سے باز آیا۔ میرا استعفیٰ قبول کیجئے میں اب بقیہ عمر اللہ کی عبادت میں ہی بسر کروں گا۔ چنانچہ وہ استعفیٰ دے کر چلے گئے اور پھر اپنے گناہوں کی معافی کے لئے مختلف بزرگوں کے پاس گئے مگر وہ اتنے ظالم مشہور تھے کہ کسی نے ان کی بیعت لینے کی جرأت نہ کی۔ آخر میں وہ حضرت جنیدؒ کے پاس پہنچے۔ انہوں نے فرمایا تمہاری توبہ قبول ہو سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ پہلے تم اس شہر میں واپس جاؤ جہاں تم گورنر رہے تھے اور ایک ایک دروازہ پر پہنچ کر لوگوں سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور جب سب لوگوں سے معافی لے چکو تو میرے پاس آؤ۔ چنانچہ وہ اسی علاقہ میں گئے اور انہوں نے گھر گھر پھر کر لوگوں سے معافیاں لینی شروع کیں۔ پہلے تو لوگ سمجھے کہ یہ رسمی طور پر معافی مانگ رہے ہیں۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ شبلیؒ معافی بھی مانگتے ہیں اور اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بھی بہاتے ہیں تو انہوں نے سمجھ لیا کہ آج اس شخص کے دل پر بھی خدائے رحمٰن کی حکومت قائم ہو گئی ہے چنانچہ پھر تو یہ کیفیت ہوئی کہ جب یہ معافی مانگتے تو لوگ کہتے کہ آپ ہمیں شرمندہ کیوں کرتے ہیں آپ تو ہمارے قابلِ احترام بزرگ ہیں۔ غرض اس طرح انہوں نے گھر گھر پھر کر معافی حاصل کی اور پھر وہ حضرت جنیدؒ کے پاس آئے حضرت جنید نے جب یہ دیکھا کہ انہوں نے سچے طور پر توبہ کر لی ہے تو انہوں نے اس کی بیعت قبول کی اور پھر ان کی تربیت میں انہوں نے اتنی ترقی کی کہ آج شبلیؒ بھی اولیاء امت میں سے سمجھے جاتے ہیں۔ پس توبہ کی ایک ضروری شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کو کوئی دکھ پہنچایا ہو اور ان کی رضا حاصل کرنا ممکن ہو ان سے معافی طلب کی جائے۔ مگر یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ بڑا ستار ہے وہ انسان کی بڑی بڑی برائیوں پر پردہ ڈالے رکھتا ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ اپنی ستاری آپ بھی کرے اور وہ گناہ جن کو خدا تعالیٰ نے چھپا رکھا ہو ان کو خود ظاہر نہ کرے مثلاً کسی کی چوری کی ہو تو اسے یہ نہیں چاہیئے کہ خود جا کر اسے بتلائے کہ میں نے تمہاری چوری کی تھی۔ ایسا کرنا بجائے خود گناہ ہو گا ہاں بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جو اور لوگوں کو بھی معلوم ہوتے ہیں مثلاً اگر وہ کسی کو گالی دیتا ہے یا کسی کو پیٹنے لگ جاتا ہے تو اس کا اوروں کو بھی علم ہوتا ہے۔ ایسے گناہوں کا ازالہ کرنا چاہیئے اور جن لوگوں کو دکھ پہنچایا گیا ہو ان سے معافی طلب کرنی چاہیئے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کو اس نے نقصان پہنچایا ہو ان سے مقدور بھر احسان کرے اور اگر کچھ نہیں کر سکتا تو ان کے لئے دعا کرے اولیاء کرام نے بھی لکھا ہے کہ اگر کسی نے دوسرے کا مال ناجائز طور پر لیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ الٰہی جب میں تو اس کا مال ادا کرنے کی طاقت نہیں تو اپنے پاس سے ہی اسے دیدے اور اس کو پورا فرما دے۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ اپنے دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرے اور فیصلہ کرے کہ اب میں کوئی گناہ نہیں کروں گا۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نیکی کی طرف رغبت دلانا شروع کرے اور اپنے دل کو پاکیزہ بنانے کی کوشش کرے تاکہ آئندہ ہر قسم کے نیک کاموں میں وہ ذوق شوق سے حصہ لے سکے۔

یہ سات باتیں ہیں جو توبہ کے لئے ضروری ہیں جب تک یہ تمام شرائط نہ پائی جائیں کوئی توبہ مکمل نہیں کہلا سکتی۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم)

"مسیح ہندوستان میں"

بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کی عظیم الشان تحقیق کے دُور رس اثرات

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ

(۱)

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کی بعثت کا ایک نمایاں مقصد "کسرِ صلیب" بیان فرمایا ہے عیسائیت کا بنیادی عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت اور پھر ان کا آسمان پر زندگی گزارنا ہے۔ عیسائی مفکرین اس امر پر بڑے شدّ و مد سے اصرار کرتے ہیں کہ اگر ہمارا ایمان مسیح کی صلیبی موت پر غلط ثابت ہو جائے تو عیسائیت باطل ثابت ہو جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر زویمر جنہوں نے قاہرہ میں عرصہ دراز گزارا ہے لکھتے ہیں:-

"کیف یتبرّء الانسان عند اللہ؟ والجواب بواسطۃ موت المسیح لکفّارۃ فقط۔ لیس من طریق اٰخر ولا من انجیل اٰخر۔ فاذا کان ایماننا ھٰذا خطاء کانت مسیحیتنا بجملتھا باطلۃ"۔

(السّر العجیب فی فخر الصلیب مطبوعہ مصر صفحہ ۲)

یعنی انسان اللہ کے ہاں کس طرح گناہوں سے بری ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب صرف یہ ہے کہ مسیحؑ کے کفارہ والے یعنی صلیبی موت کے عقیدہ کے ذریعہ سے۔ کسی اور واسطہ سے ہرگز نہیں اور نہ کسی اور انجیل سے۔ اگر ہمارا صلیبی موت پر ایمان غلط ثابت ہو جائے تو پھر ہماری ساری مسیحیت بھی باطل ہو جائے گی۔

علماءِ عرب و مصر نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ مسلمانوں میں حیاتِ مسیحؑ کا مسئلہ دراصل عیسائیوں نے رائج کیا ہے چنانچہ فتح البیان میں مرقوم ہے:-

ففی زاد المعاد للحافظ ابن القیّم رحمہ اللہ تعالیٰ ما یذکر ان عیسیٰ رفع وھو ابن ثلاثٍ وثلاثین سنۃً لایعرف بہ اثر متصل یجب المصیر الیہ قال الشامی وھو کما قال فانّ ذٰلک انما یروی عن النّصاریٰ"۔

(فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹)

حافظ ابن القیمؒ کی کتاب زاد المعاد میں تحریر ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ۳۳ سال کی عمر میں اُٹھائے گئے اس کی تائید کسی حدیث سے نہیں ہوتی تا اس کا ماننا واجب ہو۔ شامی نے کہا کہ جیسا امام ابن قیمؒ نے فرمایا فی الواقع ایسا ہی ہے یہ امر نصاریٰ کی روایت کی بناء پر ہے۔

مفتیٔ اعظم مصر علامہ رشید رضا ایڈیٹر "المنار" نے اس نظریہ کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"انّما ھی عقیدۃ اکثر النصاریٰ وقد حاولوا فی کلّ زمانٍ منذ ظھور الإسلام بثّھا فی المسلمین"۔

(الفتاویٰ)

حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ اکثر نصاریٰ کا ہے ظہورِ اسلام سے ہی عیسائی ہمیشہ اس کی اشاعت مسلمانوں میں کرتے رہے ہیں

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے وفاتِ مسیح کا اعلان فرمایا اور انکشاف کیا کہ مسیح کی قبر شہر سرینگر محلہ خانیار میں ہے تو دنیا نے عجوبہ خیال کیا کہ کہاں سرزمینِ فلسطین اور کہاں دور دراز علاقہ کشمیر اتنا بعد المشرقین مگر خدا تعالیٰ نے آنے والے مسیح موعودؑ کا عظیم کارنامہ کسرِ صلیب بیان فرمایا تھا۔ اس مسئلہ کے متعلق آپؑ نے اپنی متعدد کتب میں ذکر فرمایا ہے مگر اس اہم اور متنازعہ موضوع کے متعلق آپؑ نے ایک معرکۃ الآراء تصنیف "مسیح ہندوستان میں" تحریر فرمائی۔ اس عظیم انکشاف پر آپؑ نے تاریخی حقائق کو بطور استشہاد کے پیش کیا ہے اور اس موضوع پر مدلّل اور تفصیلی بحث فرمائی ہے آپؑ نے اس کتاب کے متعلق تحریر فرمایا ہے:-

"اس پیشگوئی (یکسرِ الصلیب) میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی"۔

کتاب "مسیح ہندوستان میں" ایک امتیازی علمی اور تحقیقی شاہکار ہے اس کتاب کے پہلے باب میں مسیح کی صلیبی موت سے بچنے پر انجیل کی رو سے واضح اور ٹھوس دلائل دیئے گئے ہیں۔ جن سے قرآنی نظریہ مَاقَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کی صداقت آشکار ہو جاتی ہے۔

دوسرے باب میں وہ دلائل ساطعہ اور نصوص ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچ جانے کے متعلق قرآن کریم اور حدیث شریف سے ماخوذ ہیں۔

تیسرے باب میں طب کی کتب کو بطور استشہاد کے پیش کیا گیا ہے جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السّلام صلیب سے زندہ اتر آئے اور آپ کے زخموں کے علاج کے لئے حواریوں نے وہ مرہم تیار کی جس کا نام "مرہم عیسیٰؑ" رکھا گیا۔ کتاب مذکور میں طویل فہرست ان طب کی کتب کی دی گئی ہے۔ جن میں اس نسخہ مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے اور ان کتب میں یہ تشریح بھی موجود ہے کہ:-

"یہ مرہم حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بنائی تھی"۔

نیز اس ضمن میں یہ تحریر فرمایا کہ:-

"یہ نسخہ جو صدہا کتابوں میں درج ہے اور مختلف قوموں کے کروڑہا انسانوں میں شہرت پا چکا ہے اس سے کوئی تاریخی فائدہ حاصل کریں۔ پس اس جگہ ہم بجز اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ خدا کا ارادہ تھا کہ وہ چمکتا ہوا حربہ اور وہ حقیقت نما برہان کہ جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرے اس کی نسبت ابتداء سے یہی مقدر تھا کہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہو"۔

اس کتاب کے باب چہارم میں ان تاریخی اور علمی کتب سے مختلف شہادتوں کے اقتباسات ماخوذ ہیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعد یروشلم سے نصیبین (عراق) افغانستان اور ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے کا ذکر آتا ہے اور اس باب میں اسلامی لٹریچر، بدھ مذہب کی قدیم کتب اور دیگر کتب تاریخ سے حضرت مسیح علیہ السلام کے ہندوستان اور کشمیر میں آنے پر مفصّل تحقیق سے روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب میں وہ نقشہ بھی موجود ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے اس تاریخی سفر کے راستہ اور نقوش کو پیش کر رہا ہے اس نقشہ کو "نقشہ سفر حضرت مسیح علیہ السلام" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے

کتاب کے باب چہارم کی تیسری فصل میں وہ ناقابلِ تردید تحقیق مرقوم ہے جو اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہمارے ملک میں تشریف لائے آپؑ فرماتے ہیں:-

"کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں گمشدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے ان ملکوں میں آ گئے تھے جن کے آنے سے کسی مؤرخ کو انکار نہیں اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس ملک کی طرف سفر کرتے اور ان گمشدہ بھیڑوں کا پتہ لگا کر خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچاتے اور جب تک وہ ایسا نہ کرتے تب تک ان کی رسالت کی غرض بے نتیجہ اور نامکمل تھی"۔

اس فصل میں ان تاریخی کتب کو بطور استشہاد کے پیش کیا گیا ہے جو بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل پر روشنی ڈالتی ہیں اور آپؑ نے ان کتب کی رو سے یہ تحقیق پایۂ تکمیل تک پہنچا دی ہے کہ حضرت مسیحؑ ملک شام سے ہجرت کرتے ہوئے ان دس قبائل کی طرف گئے جن کو بخت نصر نے جلاوطن کر دیا تھا اور وہ فلسطین کے مشرقی ممالک میں جا کر آباد ہو گئے اور آپؑ نے ثابت کیا ہے کہ بعض اقوام جن کا تعلق افغانستان اور کشمیر کے قدیم باشندوں سے ہے وہ دراصل بنی اسرائیل ہیں۔ ان کے لباس، چہرے اور بعض رسوم قطعی طور پر فیصلہ کرتی ہیں کہ یہ اقوام اسرائیلی خاندان میں سے ہیں۔

ڈاکٹر برنیئر اور فارسٹر کی کتب نے اس موضوع پر بڑی تفصیل سے بحث کی ہے جس میں وہ ملکہ افغانستان۔ ہزارہ اور

کشمیر کے علاقہ میں جو اقوام اور قبائل آباد ہیں وہ دراصل اسرائیلی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ لوگ ملکِ شام سے آئے ہیں حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں :-

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں - ضرور ہے کہ انہیں بھی لاؤں - وہ میری آواز سنیں گی اور ایک ہی گلہ ہوگا اور ایک ہی گلہ بان"

(یوحنا ۱۰ : ۱۶)

اس کے مطابق آپؑ کا ان گمشدہ قبائل کی طرف جانا ضروری تھا - چنانچہ آپؑ نے یہ سفر اختیار فرمایا - اور کشمیر میں پناہ لی اور سرینگر شہر میں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی اور ان کا مزار مرجع خلائق ہے - کشمیر کی تاریخ میں حضرت مسیحؑ کی آمد کا ذکر پایا جاتا ہے - جس میں ذکر ہے کہ مسیحؑ کو "یوز آسف" کہا جاتا ہے وہ بیت المقدس سے یہاں آئے - وہ اسرائیلی نبی تھے -

(۵)

اس عظیم اور تاریخی تحقیق و انکشاف کے نتائج کامیاب ظاہر ہو رہے ہیں اور اس کے اثرات دور رس ہیں اور ثمرات خوشکن - مصر کی مشہور مذہبی شخصیت الاستاذ رشید رضا نے اس انکشاف کے متعلق ایک مقالہ اپنے رسالہ "المنار" میں

"القول لهجرة المسيح الى كشمير" (حضرت مسیح کی کشمیر کی طرف ہجرت)

کے عنوان سے تحریر کیا - جس کے اختتام میں میں اس تحقیق سے اتفاق کرتے ہوئے انہوں نے تحریر کیا :-

"ففراره الى الهند وموته فى ذلك البلد ليس ببعيدٍ عقلاً ولا نقلاً"

حضرت مسیح کا ہندوستان ہجرت کرنا اور آپؑ کا اس شہر سری نگر میں وفات پانا از روئے عقل و نقل بعید نہیں ہے"

(المنار جلد ۵ صفحہ ۹۰۰-۹۰۱)

مصر کے ادیب شہیر اور محقق الاستاذ محمود عباس العقاد نے اپنی تصنیف "حياة المسيح وكشوف العصر الحديث" میں قبر مسیحؑ کے انکشاف کے متعلق لکھا :-

لا يصح اغفاله

اس انکشاف کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا -

مگر افسوس اب عبارت بالا کو اس اردو ترجمہ میں سے حذف کر دیا گیا ہے جو پاکستان میں کتاب مذکور کا ہوا ہے -

۱۹۲۹ء میں عالمی مسیحی سوسائٹی کی طرف سے بائیبل پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک ادارہ کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں تیس علماء عیسائیت نے کام کیا جن کو ریسرچ سکالر کہا گیا ہے - ان کی ریسرچ کی رپورٹ یہ ہے کہ مسیحؑ کے آسمان پر جانے کے متعلق آیات الحاقی ہیں ۱۹۴۶ء کے نئے معیاری ترجمہ سے ان آیات کو متن سے خارج کر دیا گیا ہے - بائیبل کا یہ مستند نسخہ تیار کر کے تھامس نیلسن اینڈ سنز نے شائع کیا -

۱۸۷۳ء میں اسکندریہ کے قدیم یونانی راہب خانہ سے ایک خط ملا ہے جو اسیری فرقہ کے ایک راہب نے اپنے دوست کو یروشلم سے اسکندریہ ارسال کیا تھا یہ خط ۱۹۰۷ء میں امریکن بک کمپنی شکاگو نے

"Crucification by an eye witness"

کے نام سے معنون کیا ہے یہ مکتوب حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے چشم دید حالات پر مشتمل ہے کہ حضرت مسیحؑ کو صلیب سے بے ہوشی کی حالت میں زندہ ہی اتار لیا گیا تھا اور مشہور طبیب نقدیموس نے آپؑ کے زخموں کا علاج کیا اور آپؑ یروشلم سے ہجرت کر گئے اور یسوع نے واقعہ صلیب کے بعد اپنے حواریوں سے کہا :-

"میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اب کہاں جاؤں گا - کیونکہ میں اس امر کو مخفی رکھنا ضروری سمجھتا ہوں"۔

اس خط میں مسیح کے آسمان پر جانے کا افسانہ یوں لکھا ہے :-

"جب حواریوں نے گھٹنے ٹیکے تو ان کے چہرے زمین کی طرف جھکے ہوئے تھے - یسوع اٹھا اور جلدی سے پھیلی ہوئی کہر میں چلا گیا لیکن شہر میں یہ افواہ پھیل گئی کہ یسوع بادل میں سے ہو کر آسمان پر چلا گیا - یہ خبر ان لوگوں نے ایجاد کی تھی جو مسیح کے رخصت ہونے کے وقت موجود نہ تھے"۔

اس مکتوب میں راقم نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح کو صلیب دینے کے وقت میں عینی شاہد تھا -

حضرت مسیح کی تصاویر جو انسائیکلوپیڈیا آف برٹینکا جلد ۱۳ میں شائع شدہ ہیں - وہ بتلاتی ہیں کہ حضرت مسیح نے بوڑھے ہو کر وفات پائی تھی - جوانی اور بڑھاپے کی تصاویر الگ الگ بتلاتی ہیں کہ حضرت مسیح کی لمبی عمر ہوئی تھی -

سائنسدانوں کی ایک پارٹی نے کفنِ مسیحؑ کے متعلق جو تحقیق کی ہے اس نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے - اٹلی کے شہر ٹورن (TORIN) میں کفنِ مسیحؑ موجود ہے - جس میں مسیحؑ کو صلیب سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا صلیب سے اتارے جانے کے بعد جسم پر خون کے داغ اور زخموں پر لگائی ہوئی مرہم عیسیٰؑ کی چکنائی کے دھبے ہیں - زمانہ حال کے بہترین کیمروں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیحؑ صلیب سے اترنے کے بعد زندہ تھے یہ وہ عظیم انکشاف ہے جس پر پوپ خاموش ہے -

اس سلسلہ میں امریکہ سے

"The holy shroud"

کتاب شائع ہوئی ہے جس میں اس امر کو بیان کیا گیا ہے کہ کفن پر آنے والی تصویر میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہو سکتا یہی وہ کفنِ مسیح ہے - جس کے متعلق حال ہی میں لنڈن میں عیسائیوں کی عالمی کانفرنس کا انعقاد ہوا ہے اور اب مئی ۱۹۷۸ء میں اس تاریخی کفن کی نمائش اور مزید تحقیق کے لئے ایک کانفرنس ہو رہی ہے اور اب یہ کفنِ مسیحؑ غیر معمولی توجہ اور جاذبیت اختیار کرتا جا رہا ہے -

جماعت احمدیہ لنڈن نے ان حالات کے پیشِ نظر جون ۱۹۷۸ء میں ٹورین کانفرنس کے بعد ایک کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے جس کو

"Ahmadiyya conference on the deliverance of Jesus from the cross"

کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس میں جملہ انکشافات اور تحقیقِ جدید بابت وفاتِ مسیحؑ، قبرِ مسیحؑ وغیرہ پیش ہوں گے - امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اس کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گے - (انشاء اللہ العزیز) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ موقف اور تحقیق کی تائید میں مزید حقائق پیش کئے جائیں گے -

بحر میت (Dead Sea) کے مغربی ساحل پر وادی قمران میں ایسے صحیفے برآمد ہوئے ہیں جن کے متعلق ماہرینِ آثارِ قدیمہ کی رائے ہے کہ یہ صحائف پہلی صدی عیسوی کے عیسائی مرتب کرنے والے ہیں ان صحائف میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ کس طرح خدا نے مسیحؑ کو یہود کے مظالم سے بچایا باوجودیکہ انہوں نے یہودیوں کے پاس اس کی مخبری کی کہ مسیح کا دیگر یہود کی

قبائل میں تبلیغ کرنے کا عزم، مسیحؑ کی ہجرت، غیر ملک میں مسیح کی قبولیت اور تائیدِ الٰہی وغیرہ ہے

(۴)

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ان انکشافات کا یہ اثر ہوا ہے کہ اب یورپ میں مذہبی فضا عیسائیت کے خلاف ہو رہی ہے الوہیتِ مسیح کے عقیدہ سے بیزاری کا اظہار کیا جا رہا ہے - اہلِ فکر و نظر اس کے متعلق بڑی جرأت سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں - امریکی رسالہ "NEWS WEEK" ۱۱ اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں

"A QUEST FOR THE TRUE JESUS"

(اصل مسیحؑ کی تلاش)

کے عنوان سے مسیحی دینیات کے نامور پروفیسر کے افکار و نظریات کو درج کیا گیا ہے اس طویل مضمون میں الوہیتِ مسیح کے متعلق کلیسیا کا عقیدہ بیان کرنے کے بعد لکھا ہے :-

"خدا گوشت پوست کا روپ دھار کر انسان کی شکل میں ظاہر ہوا - بدیں ہمہ تاریخی واقعات کو تجربہ اور مشاہدہ کی کسوٹی پر پرکھنے والا دورِ جدید کا انسان جو سائنس کی گود میں پروان چڑھا ہے اس چیستان پہ دل میں خلش محسوس کئے بغیر نہیں رہتا"۔

مروّجہ عیسائیت نے خدا کا جو تصور پیش کیا ہے اس کے متعلق پادری برانڈن (BRANDEN) نے اپنی کتاب

"Man and his disting in the great riligions"

(انسان اور اس کی قسمت مذاہب کبیرہ کی رُو سے) میں واضح طور پر اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ عیسائیت کا پیش کردہ عقیدہ کہ ایک منجی خدا نے گناہگار دنیا کو گناہ سے بچانے کے لئے صلیب پر اپنی جان دے دی تھی - یہ یونانی یہودی اور مصری خیالات کا عکس ہے -

اس سال لنڈن میں ایک کتاب

"The myth of God incarnate"

(انسانی جسم میں الوہیت کے حلول کا فرضی افسانہ)

شائع ہوئی ہے جس میں بڑی وضاحت سے الوہیتِ مسیح کے عقیدہ کو چیلنج کیا گیا ہے اس کتاب کے لکھنے والے وہ بڑے پادری ہیں جو مذہب عیسائیت کے پروفیسر اور اساتذہ ہیں جو یونیورسٹیوں کی ڈگریوں پر

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء

آخری قسط

برکاتِ خلافت اور صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

از — محمد انعام غوری

تبلیغِ اسلام

بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ کے ارشاد ربّانی پر تبلیغ حق کا جو بیڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین نے اُٹھایا اور صحابہ کرام کی شبانہ روز اَن تھک محنت اور کوششوں کے نتیجہ میں سارا عرب اور عجم کے بیشتر علاقے نُورِ اسلام کی ضیاء پاشیوں سے جگمگ جگمگ کر رہے تھے، تبلیغ اسلام کی اُسی آسمانی مہم کی باگ ڈور آج مسیح مہدی کے ہاتھوں میں دی گئی ہے تا دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دکھائے۔ اور غلبۂ اسلام کا جو بیج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں بویا گیا آپ کے بعد آپکے خلفائے کرام کے ذریعہ اب وہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کی شاخیں دنیا کے ہر براعظم کے ہر ملک اور ہر شہر میں پھیلتی جارہی ہیں اور لاکھوں سعید روحیں تثلیث کدوں سے نکل کر خدائے واحد کی آغوش میں آرہی ہیں۔ تبلیغ اسلام کی اس آسمانی مہم کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد جو وقت کی۔ مال کی اور جان کی قربانی پیش کر رہے ہیں وہ بذاتہٖ خود ایک علیحدہ مضمون ہے۔ جہاں تک اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے مال خرچ کرنے کا تعلق ہے وہ دیگر مذاہب والے بھی خرچ کر رہے ہیں کوئی کم تو کوئی زیادہ۔ عیسائی دنیا تو اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے پانی کی طرح پیسہ بہا رہی ہے لیکن جو نتائج اس غریب جماعت کے افراد کی قربانیوں کے برآمد ہو رہے ہیں اور جو برکت، اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر قربانیوں میں رکھی ہے اس کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں اور یہ ایسی چیز ہے جو خلیفۂ برحق کی مؤید من اللہ خلافت کی برکت پر واضح اور روشن دلیل ہے ——

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہمارے کام کی وسعت کو دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ یہ لوگ بڑے مالدار ہیں۔ مَیں کہا کرتا ہوں کہ جہاں تک مال کا تعلق ہے ہم غریب ہیں لیکن جہاں تک برکت کا تعلق ہے ہم جیسا امیر بھی کوئی نہیں۔ ہماری اصل دولت اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہے"

اسکی تائید میں بے شمار واقعات ہیں۔ صرف ایک ایمان افروز واقعہ پیش کرتا ہوں۔

خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں ارض بلال رضی اللہ عنہ کے مظلوم باشندوں کی تعلیمی اور طبّی لحاظ سے خدمت اور اس تاریک براعظم کو اسلام کے نور سے منوّر کرنے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا قیام عمل میں آیا۔ اس فنڈ میں جماعت نے ساڑھے ترپن لاکھ سے زائد کی رقم جمع کی۔ جماعت کے اکابرین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مشورہ دیا کہ اس رقم کو نفع بخش کاموں میں لگا کر اس کے منافع سے افریقہ میں سکول و طبّی مراکز وغیرہ کھولے جائیں اور اصل زر کو محفوظ رکھا جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"کمپنیاں تو ایک حد تک منافع دے سکتی ہیں ...... مَیں تو اس سے تجارت کروں گا جو بڑا دیالو ہے اور جب دینے پر آتا ہے تو دیتا ہی چلا جاتا ہے"

(بدر ۲۰ رمئی ۱۹۷۶ء)

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اصل زر ہی کو افریقہ کے مظلوم باشندوں پر خرچ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے پیار کا جو جلوہ سامنے آیا وہ بڑا ہی ایمان افروز ہے۔ حضور ہی کے الفاظ میں سُنیئے۔ فرماتے ہیں:

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ۲۰ رنومبر ۱۹۷۶ء تک ہم نے جو قربانی پیش کی، اس کی میزان ۱۸،۸۱۸،۵۳،۵۱ ہے مگر اس کے مقابلہ میں اس حقیر قربانی کے جو عظیم نتائج ظاہر ہو رہے ہیں ان کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں طبّی مراکز اور مدارس کے ذریعہ ۳ کروڑ ۶۲ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ الحمد للہ"

(بدر ۱۳ رجنوری ۱۹۷۷ء)

اب دیکھئے کوئی نسبت ہے ہماری حقیر قربانی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا شدہ برکت کے درمیان —!! جو لوگ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد انجمن ہی کو حقیقی جانشین اور خلیفہ یقین کرتے ہیں اُن کے لئے لمحۂ فکریہ ہے اس ایمان افروز واقعہ میں جو ہم نے خلیفۂ برحق کی فراست اور تائیدِ الٰہی کے نتیجہ میں مشاہدہ کیا۔

خوف کو امن سے بدل دیا

اس ضمن میں بھی واقعات کا ایک ہجوم ہمارے سامنے ہے۔ وقت کی رعایت کے مطابق صرف ایک ایمان افروز واقعہ پیش کرتا ہوں۔

سنہ ۱۹۷۴ء میں مخالفت کی جو آگ بھڑکائی گئی وہ کوئی معمولی آگ نہیں تھی۔ وہ ایک بین الاقوامی سازش تھی۔ جو جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے زد بہ عمل لائی گئی اور باقاعدہ طور پر جماعت کے افراد کو ہراساں و پریشان کیا گیا۔ ان کے اموال لوٹے گئے۔ جائیدادیں تباہ کی گئیں اور درجنوں احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ لیکن اس خوف و ہراس کے زمانہ میں بھی احمدیوں کے چہروں پر مسکراہٹیں کھیلتی رہیں اور یہ مسکراہٹیں اور اطمینانِ قلب انہیں دربارِ خلافت سے حاصل ہوتا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اس کا نقشہ اپنے ایک مکتوب میں یوں کھینچا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"چند دن ہوئے ایسے نوجوان بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے انہوں نے منہ کالے کردائے۔ ماریں کھائیں۔ کپڑے پھڑوائے۔ موت کی دھمکیوں کو حقارت سے دھتکارا لیکن احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو چھوڑنے اور اپنے آقا کی شان میں گستاخی پر آمادہ نہ ہوئے۔ اُن کے چہروں پر اس ایذارسانی کے گہرے آثار تھے آنکھوں میں مظلومیت اور تعجب کہ انکے ساتھ ایسا کیوں ہورہا ہے۔ دلوں کا ایمان اور عزم تو وہ نہ چھین سکے مگر ظالموں نے چہروں کی مسکراہٹیں چھین لی تھیں ان کی حالت پر ضبط کے لئے بڑا دل گردہ درکار تھا۔ لیکن کاش! آپ انہیں حضرت اقدس سے ملاقات کے بعد دیکھ سکتے! کپڑے وہی تھے۔ جسم پر ضربوں کے نشان بھی اُسی طرح قائم تھے۔ لیکن چہروں کے تاثرات! آنکھوں سے جھانکتی ہوئی رُوحیں؟ اللہ اللہ!! کایا پلٹنا اس کو کہتے ہیں۔ خوشی سے باچھیں کھلی جارہی تھیں۔ آنکھوں سے مسرتوں کے سوتے پھوٹ رہے تھے۔ دلوں سے لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی کی پکار اُٹھ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو اپنی نصرتوں کے سائے تلے قائم و دائم رکھے۔ اس کے ٹھنڈے اور طمانیت بخش سائے تلے دل یہ عارفانہ نعرہ لگاتا رہے کہ "ہمیں آگ سے مت ڈراؤ آگ ہماری غلام، بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔"

دُعائیں کرنے والا وجود

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ

کہ تیری دُعائیں مومنین کے لئے سکینت کا موجب ہیں اس لحاظ سے وہ خلیفۂ برحق جو خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کی مسند پر متمکن ہے۔ اسکی دعائیں بھی جماعت مومنین کے لئے سکینت کا سامان کرتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خلیفہ جماعت کیلئے دُعائیں کرتا ہے۔ کیا تم میں اور اُن میں جنہوں نے خلافت سے رُوگردانی کی ہے کوئی فرق ہے؟ کوئی بھی فرق نہیں۔ ایک بہت بڑا فرق ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا تمہاری محبت رکھنے والا۔ تمہارے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دُعائیں کرنے والا ہے مگر اُن کے لئے نہیں۔ تمہارا اسے فکر ہے۔ درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا ہے لیکن اُن کے لئے کوئی نہیں۔"

(برکاتِ خلافت ص۵۰)

پس یہ حقیقت ہے کہ خلیفۂ برحق کی قیادت میں قوم اس طرح مطمئن ہوجاتی ہے جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں آرام پاتا ہے یا ایک لڑائی میں گھرا شخص کسی مضبوط ڈھال کے آسرے میں آجاتا ہے۔ خوف کی حالت میں بھی قوم آرام کی نیند سوتی ہے جبکہ خلیفۂ وقت جاگ کر اس شہر کے ہر دروازے پر نگہبانی کرتا ہے۔ کسی کو بچھو کاٹ لیتا ہے تو خلیفۂ وقت سے فریاد کرتا ہے، کوئی بیمار ہوتا ہے وہ بھی خلیفۂ وقت سے دُعا کی درخواست کرتا ہے کوئی پریشانی یا مصیبت نازل ہوتی ہے تو امام وقت کا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ غرض کہ قوم کے افراد کے دلوں کی دھڑکنیں خلیفۂ وقت کے دل میں سُنی جاسکتی ہیں، وہ ایک ایسا قالب ہوتا ہے جس میں قوم کے تمام افراد کی جانیں ہوتی ہیں اور اس کا تقدس۔ اس کے اعلیٰ اخلاق۔ اسکی اعلیٰ رہنمائی۔ اس کے دل میں قوم کے لئے درد اور محبت اور شفقت کا بے پناہ جذبہ، قوم کے ہر فرد کے دل کو اس کی طرف کھینچتا اور قریب کرتا ہے کہ جب وہ دربارِ خلافت میں حاضر ہوتا ہے

تو فرطِ محبت کیلئے یا تقدس کا رعب، اُس سے آنکھیں چار نہیں کر سکتا لیکن بے اختیار اُس کے دستِ مبارک کو چھوتا ہے، اس کے انگ انگ سے اپنے آپ کو مس کرتا ہے تاکہ اس مجسم برکت سے برکت حاصل کرے ۔۔۔!

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء کو پہلی بیعت لی تھی۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی پوری ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے معمور اس صدی کے اختتام اور اگلی صدی کے شروع ہونے پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خواہش کے مطابق ایک عظیم جشن منانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر ایک عظیم الشان منصوبہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے نام سے جماعت کے سامنے رکھا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

" اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت قائم فرمایا۔ خلیفۂ وقت کی ایک ذمہ داری یہ ہے کہ وہ رُوحانی بند (DAM) بنائے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے علاوہ اور بہت سے اہم کاموں کے تحریک جدید کے نام سے ایک بہت بڑا رُوحانی بند تعمیر کیا ...... اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت احمدیہ کو اتنی رُوحانی رفعتیں حاصل ہوئیں کہ رُوئے زمین پر جماعت احمدیہ کی شکل بدل گئی ......

پھر خلافتِ ثالثہ کے زمانہ میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے نام سے ایک چھوٹا سا رُوحانی بند تعمیر کیا گیا۔ اس سے بھی خدا کے فضل سے جماعت کو بہت ترقی مل رہی ہے۔ اس سے ذرا بڑا بند نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے نام سے بنایا گیا۔ اس رُوحانی بند کے ذریعہ مغربی افریقہ میں ایک سال کے اندر سولہ ہسپتال اور بہت سے نئے سکول اور کالج کھل گئے ...... جماعت احمدیہ کی رُوحانی ترقی میں شدت پیدا کرنے کیلئے اب ایک اور زبردست رُوحانی بند صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ ہے ...... دراصل یہ ایک زبردست تیاری ہے نئی صدی کے استقبال کی ..... میں علیٰ وجہ البصیرت ..... اس یقین پر قائم ہوں کہ جب ہم دوسری صدی میں داخل ہوں گے تو جماعت احمدیہ کی زندگی کی یہ دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔" (بدر ۳۰ مئی ۱۹۷۴ء)

پس اس بشارت کے پس منظر میں صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اپنے اندر بے شمار برکتیں لئے ہوئے ہے۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ عظیم منصوبہ، خلافت حقہ اسلامیہ کی تمام برکتوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہ عظیم منصوبہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ منصوبہ ساری دنیا میں اللہ کے نام کو بلند کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ منصوبہ ساری دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو لہرانے کا منصوبہ ہے۔ یہ منصوبہ ساری دنیا کو قرآنی انوار سے منور کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ منصوبہ ملک ملک میں خدائے واحد کی عبادت کیلئے مساجد تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ منصوبہ بنی نوع انسان کو اُمتِ واحدہ بنانے کی سعی مقبول کا آئینہ دار ہے۔ یہ منصوبہ اجتماعی لحاظ سے مالی قربانیوں کے معیار کو بہت اونچا کرنے والا ہے۔ یہ منصوبہ اجتماعی طور پر اخلاقی اور رُوحانی حالتوں کو ترقی دیکر تزکیہ نفوس کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ منصوبہ اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو خود جذب کرنے اور ساری دنیا میں ان افضال و برکات کا انتشار کرنے کا ذریعہ ہے۔

پس یہ منصوبہ کوئی معمولی منصوبہ نہیں اس منصوبہ نے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے حوصلہ کو پہلے سے بلند کر دیا ہے۔ اس منصوبہ کے نتیجہ میں جماعت کے ہر فرد کو اپنی منزل کے نشان نظر آ رہے ہیں اور وہ غلبۂ اسلام کے روشن مستقبل کی اُمید پر شاہراہِ غلبۂ اسلام پر اپنے امام عالی مقام کی قیادت میں دوڑا چلا جا رہا ہے ــــــ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے پیار کے حسین جلوؤں کا آئینہ دار یہ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ جشن اور عزم دو پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ یعنی ایک تو ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ، اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور برکتوں اور رحمتوں اور نصرتوں کے نتیجہ میں جو جماعتی زندگی کے ایک سو سال کے عرصہ میں شاملِ حال رہیں، خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائے گی۔ اور دوسری طرف اس عہد کا عزم کیا جائے گا کہ اگلی صدی جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس میں ہم خدا تعالیٰ کی توفیق سے پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کریں گے۔ تا آنکہ ساری دنیا میں اسلام کو مکمل طور پر غلبہ حاصل ہو جائے۔

اصلاحِ نفس و اصلاح و ارشاد پر مشتمل اس عظیم منصوبے کے موٹے موٹے طور پر چھ حصے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ جن پر ان بارہ تیرہ سالوں میں عملدرآمد کیا جانا ہے۔ ان کا خلاصہ میں حاضرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

(۱) اس منصوبہ کا پہلا حصہ یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی افریقہ کے تین تین اہم مقامات اسی طرح اٹلی۔ فرانس۔ سپین۔ ناروے۔ سویڈن۔ شمالی اور جنوبی امریکہ اور کینیڈا میں اشاعتِ اسلام۔ اصلاح و ارشاد اور تعلیم و تربیت کے کاموں کو فروغ دینے کی غرض سے مستقل اور فعال دینی مراکز کا قیام۔ ہر مرکز ایک جامع مسجد اور مشن ہاؤس پر مشتمل ہوگا۔

(۲) رُوئے زمین پر آباد تمام بنی نوع انسانی تک قرآن مجید کا حیات آفریں پیغام پہنچانا اس منصوبہ کا دوسرا حصہ ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ دنیا کی چھ سات زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر چکی ہے۔ اب ان بارہ تیرہ سالوں میں روسی، چینی، سپینش، اٹالین اور یوگوسلاوین زبانوں اور اسی طرح افریقہ کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جانے کا پروگرام ہے۔ نیز قرآن کریم کی ایک عربی تفسیر اور فارسی میں بھی ترجمہ و تفسیر، جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کئے جانے کا پروگرام ہے۔ انشاء اللہ

(۳) منصوبہ کا تیسرا حصہ یہ ہے کہ رحمۃ للعالمین کی لائی ہوئی تعلیم کو نوع انسانی کے ہر فرد تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں دنیا کی کم و بیش ایک سو معروف زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر تیار کرنے اور شائع کرنے کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اور اس غرض کے لئے دنیا کے تین اہم مقامات پر اعلیٰ درجہ کے تین مضبوط اور بڑے بڑے پرنٹنگ پریسوں کے قیام کی تجویز بھی جماعت کے سامنے ہے۔

اسی طرح بین الاقوامی برادری کی تکمیل کیلئے جس کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہو چکی ہے اس کو مزید فروغ دینے اور نوعِ انسانی کو اُمتِ واحدہ بنانے کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین سکیمیں جماعت کے سامنے رکھی ہیں۔ ایک تو ٹیلیفون کے علاوہ ٹیلیکس کا سسٹم جاری کرنا ہے دوسرے Radio Amateur Club کا قیام تیسرے قلمی دوستی۔ ٹیلیکس کے سسٹم اور قلمی دوستی کے پروگرام پر تو جماعت نے عملدرآمد شروع کر دیا ہے اور اس سے بہت فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ الحمد للہ!

(۴) اس منصوبہ کا چوتھا حصہ یہ ہے کہ دنیا کے کسی ایک علاقہ میں بہت بڑی طاقت کا ایک براڈکاسٹنگ سٹیشن Voice of Islam کے نام سے قائم کیا جائے جہاں سے دن رات توحید کے ترانے اور قرآنی علوم نشر ہوتے رہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"۔ دُنیا میں روس کے سٹیشن کو نمبر ایک نہیں ہونا چاہیئے بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے براڈکاسٹنگ سٹیشن کو نمبر ایک ہونا چاہیئے۔ اور خدا کرے کہ ہماری جماعت جلد اس میں کامیاب ہو جائے۔"

(۵) پانچواں حصہ اس منصوبہ کا یہ ہے کہ مرکز سلسلہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دنیا بھر کی احمدی جماعتوں کے وفود شرکت کریں اور ان وفود کے قیام و طعام کے سلسلہ میں جماعت کو بڑی وسعت کے ساتھ انتظامات کرنے ہوں گے۔ الحمد للہ! کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایسے وفود کی آمد و شرکت کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے اور جماعت وَسِّعْ مَكَانَكَ کے خدائی ارشاد کے مطابق ...... نئے گیسٹ ہاؤس تعمیر کرتی جا رہی ہے۔ ربوہ میں خدا کے فضل سے کئی گیسٹ ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں۔ قادیان میں بھی عنقریب گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ جماعت کے تمام افراد اس میں پورا تعاون دیں گے۔

(۶) اس منصوبہ کا چھٹا حصہ یہ ہے کہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ اسلام کے جو پروگرام روبہ عمل لائے جا رہے ہیں ان کی تصاویر کے البم تیار کئے جائیں اور ان کا باہم تبادلہ کیا جاتا رہے تاکہ ایک ملک کو دوسرے ملک کی اور ایک علاقے کو دوسرے علاقے کی تبلیغی سرگرمیوں اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظاروں کو دیکھ کر اپنے ایمان تازہ کرنے اور مسابقت فی الخیرات کے جذبہ کو فروغ دینے کا موقعہ ملے۔

اڑھائی کروڑ روپے کا مطالبہ!

۱۲ ½ کروڑ سے زائد کے وعدے!!

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کے اس خاکے کو بیان فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

" اے جماعت احمدیہ کے مخلصین! جشن کے اس منصوبے کا یہ خاکہ ہے۔ اس منصوبہ کے تمام کام اپنی اپنی جگہ بہت اہم ہیں اور یہ سب کام ہم سب نے مل کر ہی کرنے ہیں ...... وہ خدا جس نے آپ کو اموال دیئے ہیں اور احمدیت کی برکت سے نوازا ہے، وہ اور اس کا دین یعنی دین اسلام آپ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان تمام کاموں کی تکمیل کیلئے ان آنیوالے سولہ سالوں میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاؤ اور بڑھاتے چلے جاؤ تا آنکہ ساری دنیا کا مذہب اسلام ہو جائے اور ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے ...... یہ منصوبہ آپ سے ڈھائی کروڑ روپیہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر یقین رکھتے ہوئے اور اپنی پیاری جماعت کی

قربانیوں کے معیار پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ ۲½ کروڑ تو کیا جماعت انشاء اللہ پانچ کروڑ روپیہ بلکہ اس سے بھی زیادہ جمع کر دے گی۔"

حضرات! ایک خلیفہ برحق نے اشاعت اسلام کی خاطر۔ قرآنی انوار کو دنیا میں پھیلانے کی غرض سے۔ تثلیث کدوں میں مساجد تعمیر کرنے اور تمام بنی نوع انسان کو اُمتِ واحدہ یعنی خیر اُمت بنانے کے سلسلہ میں اپنی غریب جماعت کے غریب افراد سے ۲½ کروڑ روپیہ کا مطالبہ اور ۵ کروڑ تک جمع ہو جانے کی تمنا و خواہش کا اظہار فرمایا۔ اب دیکھئے خلافت کی برکت، اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت، اور پیار کا حسین جلوہ! کہ اس تحریک کی کیسا تو ہی جماعت کے افراد کے دل و دماغ پر اس عظیم منصوبے کے تمام پروگرام چھا گئے۔ اور وہ اعلائے کلمۃ اللہ اور اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر وہ اپنے امام عالی مقام کی آواز کی طرف بے اختیار والہانہ طور پر پہنچ چلے گئے۔ اس غریب جماعت کے غریب افراد نے اپنی غربت کی طرف نہیں دیکھا۔ اپنی ضروریات کا خیال نہیں کیا۔ اپنی عیالداری اور دنیا کے جھمیلوں سے قطع نظر کر لی۔ اور بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں اپنے وعدے پیش کرنے شروع کر دیئے۔ وہ وعدے ۲½ کروڑ سے بھی بڑھ گئے۔ وہ وعدے پانچ کروڑ سے بھی تجاوز کر گئے۔ وہ وعدے مطالبہ کے چار گنا یعنی دس کروڑ سے بھی آگے نکل گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت نے ۱۲½ کروڑ سے زائد کے وعدہ جات اپنے امام کے سامنے میں پیش کر دیئے ...!

کروڑوں مسلمان مل کر بھی ایک کروڑ تو دور کی بات ہے دین اسلام کی خاطر پانچ دس لاکھ بھی جمع نہیں کر سکے لیکن ایک کروڑ احمدی مسلمان اپنے امام کی ایک آواز پر ۱۲½ کروڑ سے زائد کے وعدے پیش کر دیئے۔ یہ خلافت حقہ کی برکت نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا اب بھی کسی کو اس بات میں شک ہو سکتا ہے کہ وہ خلافت راشدہ جو حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد آسمانوں پر چلی گئی تھی اب پھر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ اور بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد جماعتِ احمدیہ میں جلوہ افگن ہے۔ خلیفۂ برحق کی اس تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ میں اس قدر برکت، یقیناً خدائے قادر کی قدرت کا ایک عظیم جلوہ ہے جو قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں دنیا نے دیکھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے قادرانہ جلوے ایسے ہی ہوتے ہیں کہ وہ ایک دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چنانچہ اس غریب جماعت کی بے نظیر قربانی کو دیکھ کر آج دنیا انگشت بدنداں ہے اور حاسدوں کے

سینوں پر سانپ لوٹ رہے ہیں۔ انہی حاسدوں میں سے بعض نے یہ بات بنائی کہ جماعت احمدیہ اسرائیل کی ایجنٹ ہے اور اسرائیل کی حکومت سے ان کو پیسہ آتا ہے ورنہ اس قدر روپیہ ایک مٹھی بھر جماعت کس طرح اور کیونکر جمع کر سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں بڑے ہی پیار سے انداز میں فرمایا:۔

"غیر احمدی کہتے ہیں کہ آپ کی جماعت بڑی امیر ہے۔ ہماری دولت وہ مخلص دل ہیں جو ہر احمدی کے سینہ میں دھڑک رہے ہیں۔ ہماری دولت امریکن یا کینیڈین ڈالر یا یورپین کرنسی یا برٹش پاؤنڈ نہیں اور نہ ہی یہ پاکستان کا روپیہ ہے ...... ان اندھی آنکھوں کو کیا معلوم کہ ایثار اور اخلاص کس چیز کا نام ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسرائیل سے پیسہ لیتے ہیں۔ جس کو خدا مل گیا ہو اس نے کیوں کسی کا یا اسرائیل کا دروازہ کھٹکھٹانا ہے۔"

خدا کے فضل و کرم سے ان وعدوں کی سال بسال وصولی کا کام جاری ہے اور اسی طرح اس تحریک کا شجر ثمر آور ہوتا جا رہا ہے اور بفضلہ تعالیٰ اس منصوبہ کے پروگراموں پر عملاً بھی شروع ہو چکا ہے چنانچہ سکنڈے نیویا میں سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں اسی فنڈ سے ایک جدید طرز کی خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے جس کی سنگِ بنیاد اور افتتاح کی تقریب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ہاتھوں ہی انجام پائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد کی تعمیر کے بعد کئی سعید روحیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ چکی ہیں۔ اور اب تک سینکڑوں ہزاروں افراد اور طالب علم وغیرہ اس مسجد کو دیکھنے کیلئے آئے اور اسلام کے متعلق انہوں نے معلومات حاصل کیں۔

نفلی عبادات کا روحانی پروگرام

یہ تو صد سالہ جوبلی منصوبہ کا وہ پہلو تھا جو مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس منصوبہ کا پہلا اور بنیادی پہلو نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا وہ پانچ نکاتی روحانی پروگرام ہے جو حضور ایدہ اللہ نے ان چودہ پندرہ سالوں کے لئے جماعت کے سامنے رکھا۔ حضور نے فرمایا:۔

"سو سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کا پہلا بنیادی پہلو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اتنی حمد اور شکر کریں کہ خدا تعالیٰ رجوع بہ رحمت ہو کر نئی صدی میں ہمیں پہلے سے کہیں بڑھ کر فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا چلا جائے اور اس طرح اسلام کو موعودہ غلبہ کو منصۂ شہود پہ لے آئے۔ اسی لئے میں نے ان پندرہ سالوں کے لئے تسبیح و تحمید، دُعاؤں اور نوافل کا ایک روحانی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے۔"

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ، مہینہ کے آخری ہفتہ میں احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔

(۲) دو نفل روزانہ نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) دو دعائیں رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ اور اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کے افراد اس روحانی پروگرام پر عمل کر رہے ہیں چنانچہ اس روحانی پروگرام کے نتیجہ میں جہاں انفرادی طور پر اصلاحِ نفوس کا کام ہو رہا ہے وہاں اجتماعی طور پر اس حمد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے انتہا افضال نازل ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

حضرات! اس صدی میں جس میں سے ہم گذر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا مشاہدہ کر کے جہاں ہماری زبانیں خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہی ہیں وہاں غلبۂ اسلام کی اگلی صدی کے استقبال کے لئے دلوں میں ایک نئی اُمنگ اور حوصلہ اور ایک نیا عزم لئے شاہراہِ غلبۂ اسلام پر قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت قیادت میں ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اس جشن کے تصور سے ہمارے دلوں میں مسرتوں کے سوتے پھوٹ رہے ہیں جو ۱۹۸۹ء میں منایا جانے والا ہے۔ یہ جشن حضور انور کی منشاء مبارک کے مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع ہوگا اور گھر گھر سے اس جشن کی ابتداء ہوگی پھر گاؤں اور شہروں میں جشن منایا جائے گا۔ پھر صوبوں میں جشن ہوگا اور پھر ۱۹۸۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر یعنی آج سے بارہ سال بعد ساری دنیا کے احمدی مرکزِ سلسلہ میں جمع ہو کر خدائے واحد کی حمد کے ترانے گائیں گے۔ کیسا حسین ہوگا وہ روح افزا منظر! کس قدر پُر مسرت ہوں گی وہ گھڑیاں جس کے تصور ہی سے ہمارے دل خوشی سے اُچھلتے ہیں۔ غلبۂ اسلام

کی اُس صدی کا نظارہ دیکھنے کیلئے جو ہم میں سے بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ خدایا! میری عمر میں اتنی برکت دے کہ وہ بابرکت دن میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں۔ ہم میں سے ہر نوجوان کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی تندرستی کے عالم میں غلبۂ اسلام کی اس صدی میں داخل ہو تاکہ پہلے سے زیادہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر سکے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے ہر بچے کی یہ دعا ہے کہ وہ اپنی جوانی کی حالت میں اسلام پر جوانی اور تازگی کے دن دیکھے کیونکہ اس عظیم روحانی جد و جہد کے نتیجہ میں اُس وقت تو روئے زمین پر جماعتِ احمدیہ کی شکل ہی بدل چکی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ! جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دے رکھی ہے جو ۹ اگست ۱۹۷۶ء کی رات کینیڈا کے قومی ریڈیو اور ٹیلی ویژن CBC سے نشر کی گئی کہ:۔

"The potential is That within next 100 years the majority of inhabitants of this part of globe will accept Islam."

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی کے ایک اقتباس پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں:۔

"آئندہ صدی میرے نزدیک غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں گے اور اپنی استعداد کے مطابق اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے تو پھر جو کمی رہ جائے گی اُسے وہ خود پورا کر دے گا ...... اس مقصد کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح باہم اخوت و محبت کو بڑھائیں۔ اطاعت و فرمانبرداری کا بے مثال نمونہ دکھائیں اور اُس رسّی کو (یعنی خلافتِ حقہ کو۔ ناقل) مضبوطی سے تھامے رکھیں جو خدا نے اپنے فضل سے اس زمانہ میں اپنے بندوں کیلئے مہیا کی ہے۔ سب برکتیں اور کامیابیاں اس رسّی سے چمٹے رہنے میں مضمر ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم نعمت کی قدر کرنے اور ہمیشہ اس سے وابستہ رہنے کی توفیق بخشے

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

شکریۂ احباب

سیدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے خاندانِ مقدس کی طرف سے نیز ہندو پاک کی جماعتوں اور افراد کے علاوہ بیرونی ممالک سے احباب کرام کی طرف سے تار اور خطوط کے ذریعہ برادرم محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ قادیان و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی وفات پر جس رنگ میں خاکسار کے ساتھ ہمدردی و غمگساری کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں شکریہ ادا کر سکوں خصوصاً میرے پیارے آقا نے اپنے اس ناچیز خادم کے ساتھ بذریعہ تار غمگساری فرماکر اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی امیر جماعت احمدیہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بھائی جان کی وفات کی اطلاع پر فوراً بنفسِ نفیس امرتسر ہاسپٹل میں پہنچ کر جملہ امور سرانجام دے کر جس طرح اس احقر غلام کے ساتھ ہمدردی فرمائی ہے۔ میں تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور سدا اپنی بے شمار رحمتوں اور فضلوں کا سایہ آپ پر رکھے آمین۔

خاکسار کی صحت اس قابل نہیں کہ سب احباب کو فرداً فرداً ان کی ہمدردی و غمگساری پر شکریہ کا خط لکھ سکے اس لئے اس نوٹ کے ذریعہ جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر سے نوازے اور آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے مرحوم بھائی کو اپنی رحمت و قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے ہی مخلص کارکن عطا فرماتا رہے۔ آمین

خاکسار۔ قریشی عبد القادر اخوان درویش قادیان۔

اظہارِ تشکر

میرے والد بزرگوار مرحوم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ مورخہ ۱۳ر جنوری کو قادیان میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار تمام درویشان قادیان۔ دیگر احباب اور خاص طور پر اُن درویشان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے میرے والد صاحب مرحوم کی بیماری کے موقع پر امرتسر کے ہسپتال میں تیمار داری کی اور دوسری خدمات سرانجام دیں۔ نیز بندہ ناچیز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کا تہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے والد صاحب کے علاج معالجہ کے لئے خاص توجہ فرمائی مثالی ہمدردی کا ثبوت دیا اور خاکسار سے دلی تعزیت فرمائی۔ جس سے خاکسار کے رنجیدہ دل کو تسکین ہوئی۔ اسی طرح والد صاحب مرحوم کے لئے اُن کی بیماری اور وفات کے موقع پر بیش قیمت شفقت اور ہمدردی کا ثبوت دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ اسی طرح میں قادیان کے تمام درویشان سلسلہ کا بھی فرداً فرداً شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ سب پر اپنے رحمت و افضال کے دروازے کھول دے اور آپ کا ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار۔ مطیع الرحمٰن سیف مقیم لندن۔

کینیڈا سے اظہارِ تعزیت

مرکزی خطوط اور اخبارات جہاں خوشی کی خبریں لاتے ہیں۔ کبھی کبھی افسوس کا باعث بھی ہوتے ہیں۔ مورخہ ۲ر فروری کے اخبار بدر سے محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب درویش کی وفات کی اطلاع ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ابھی چند ہفتوں ہی کی بات تو ہے کہ ان سے آپ کے ہاں ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے بعد تقریباً وہاں قیام کے دوران روزانہ ہی ملاقات ہوتی رہی۔ میں نے بازار میں ان سے "الواح الہدیٰ" کی چند کاپیوں کو اپنے ساتھ لانے کے لئے درخواست کی۔ آپ بڑی بشاشت کے ساتھ اسی وقت مجھے اپنے ساتھ دفتر لے گئے بند کمرے کو کھولا اور مجھے چند کاپیاں دیں۔ ان کے خلوص اور پیار کو میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ سوچ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہ ہمارے بزرگ آہستہ آہستہ اپنے اصل مقام کی طرف کوچ کرتے جا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم ان بزرگوں کی جگہ لے سکیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو دنیا میں احسن طریقہ پر پھیلا سکیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بہت ہی بلند کرے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور تمام اہالیان قادیان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار۔ شریف احمد آف منصوری از کینیڈا۔

مسیح ہندوستان میں (بقیہ صفحہ ۵)

دستخط کرتے ہیں۔ بعد تحقیق اور تدقیق مسیح کی خدائی کا انکار کرنا ان اکابرین نے اپنا فرض سمجھا اس کتاب نے پریس کی رائے کے مطابق ایک دھماکہ پیدا کر دیا ہے۔

امریکہ کے مذہبی ادارہ کے پروفیسر ایڈون لوئس اپنی "A Manual of Christian Balance." میں لکھتے ہیں:۔

"بیسویں صدی کے لوگ مسیح کو
خدا ماننے کے لئے تیار نہیں"

اللہ اکبر! امام الزمان نے پرشوکت انداز میں پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"یاد رکھو کہ جھوٹی خدائی یسوع کی
بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ وہ
دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادت
مند فرقے سچے خدا کو پہچان لیں گے"
(سراج منیر)

آپ نے اس انقلاب اور نظریہ کی تبدیلی کی بنیادی اساس کی نشان دہی یوں فرمائی تھی:۔

"ایک عیسائی سے پوچھنا چاہیئے اگر
سب لوگ مل کر یہ عقیدہ قائم کر لیں کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے
ہیں تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہی کہ عیسائیت
دنیا سے نابود ہو جائے گی"
(احمدی اور غیر احمدی میں فرق)

"ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ
یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا
ہے اس ستون کو پاش پاش کر دو پھر نظر اٹھا
کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے"
(ازالہ اوہام)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم تحقیق قرآنی نظریہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کے عین مطابق ہے اور اس متنازعہ موضوع کا آخری حل کتاب "مسیح ہندوستان میں" لکھا گیا ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ اس کتاب کی تحقیق عالمی سطح پر تسلیم کر لی جائے گی۔

اخبارِ قادیان

○۔ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال آمد مورخہ ۱۹/۲/۷۸ کو مدراس کے دورے سے واپس قادیان تشریف لائے۔ ○۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید پاسپورٹ پر قریباً ۲ ماہ پاکستان میں قیام کے بعد مورخہ ۲۴/۲/۷۸ کو واپس قادیان تشریف لائے۔ ○۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان مدراس و کلکتہ وغیرہ کے دورے کے بعد مورخہ ۲۶/۲/۷۸ کو واپس قادیان تشریف لائے۔ ○۔ محترم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ سرینگر زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۲۵/۲/۷۸ کو قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ ○۔ مکرم عبد الرحیم صاحب سندھی درویش کی بیٹی کو لجنہ کی کھیلوں کے دوران ہنسلی کی ہڈی کو چوٹ آئی۔ امرتسر لے جاکر ایکسرے کروایا گیا ہڈی میں فریکچر آ جانے کی وجہ سے پلستر لگایا گیا ہے۔ صحتِ کاملہ کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔ ○۔ مورخہ ۲۵/۲/۷۸ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے ہر دو گروپ کا مشترکہ تربیتی اجلاس ہوا جس میں مکرم یعقوب احمد صاحب اور مکرم سید بشارت احمد صاحب نے تقاریر کیں۔

○۔ مورخہ ۲۶/۲/۷۸ کو جلسہ مصلح موعودؓ کے بعد اِس خوشی میں "اُچھلو اور کودو" کے تحت اسپورٹس کلب کے زیر اہتمام خدام و اطفال کے کچھ ورزشی مقابلے ہوئے۔ مورخہ ۲۷/۲/۷۸ کو بعد نماز عصر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی۔ ناظر صاحبان اور بعض دیگر درویشانِ کرام اور تمام کھلاڑیوں کے لئے اسپورٹس کلب کی طرف سے ٹی۔ پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔ چائے نوش کرنے کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے خدام کو نصائح فرمائیں۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۷/۲/۷۸ کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مسماۃ زیب النساء صاحبہ بنت محترم قریشی فضل حق صاحب درویش قادیان کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم سید نصیر الدین صاحب ابن محترم سید بدر الدین صاحب انسپکٹر وقف جدید قادیان مبلغ گیارہ صد روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ ایجاب و قبول کے بعد حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔

احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے۔

(ایڈیٹر بدر)

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا کامیاب دورہ تامل ناڈو

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس

مدراس میں تعمیر ہونے والے دارالتبلیغ اور مسجد احمدیہ کے سلسلہ میں جائزہ لینے اور مناسب انتظام کرنے اور دیگر امور کی سرانجام دہی کے لئے مرکز احمدیت قادیان سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد مورخہ ۷؍فروری ۱۹۷۸ء کو مدراس تشریف لائے۔

متعلقہ امور کی بہترین رنگ میں سرانجام دہی کے بعد محترم جناب عاجز صاحب مورخہ ۱۱؍فروری کو بنگلور کے لئے تشریف لے گئے۔ اور اُسی دن شام کو محترم مولانا امینی صاحب اور خاکسار میلا پالئم کے لئے روانہ ہو گئے۔

میلا پالئم مورخہ ۱۲؍فروری صبح سے لے کر شام تک مشن ہاؤس میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ دوپہر کو ایک زیر تبلیغ غیر احمدی دوست سیٹھ نورالامین صاحب کی طرف سے اراکین وفد اور عہدیداران جماعت کو دعوت طعام دی گئی۔

شام کو بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مکرم پی۔ ایس۔ اسماعیل صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں آیۃ قرآن فبشر عبادی الذین یستمعون القول کی تلاوت کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیۃ میں خدا تعالیٰ نے باتوں کو غور سے سننے اور اچھی باتوں کو قبول کرنے کو ہدایت پانے کا ذریعہ بتایا ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد علی صاحب فاضل مبلغ مقامی نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے ضمن میں ضرورت زمانہ پر زور دیتے ہوئے آپؑ کی بعثت کو بروقت قرار دیا۔ اس کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں بہت ہی ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس تقریر کا خاکسار تامل میں ساتھ ساتھ ترجمہ کرتا رہا۔ مشن ہاؤس کے اندر اور باہر غیر احمدیوں اور غیر مسلموں نے تقریر کو بہت ہی دلچسپی سے سُنا۔ چونکہ لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا اس لئے دور دور تک کثیر تعداد میں لوگ تقریر سے مستفید ہوتے رہے۔ دوسرے دن سارے شہر میں اس تقریر کا خوب چرچا ہوتا رہا۔ اور لوگوں نے بہت ہی اچھا اثر لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دوسرے دن صبح بعد نماز فجر جماعت کا ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں محترم مولانا صاحب نے مختلف تربیتی امور پر تقریر کرتے ہوئے مسلسل ... موثر بنانے کی تجاویز پیش کیں۔ اس تقریر کا بھی خاکسار نے تامل میں ترجمہ کیا۔

کوٹار بعد نماز ظہر و عصر محترم مولانا صاحب، مکرم مولوی محمد علی صاحب فاضل، مکرم خضر محی الدین صاحب اور خاکسار پر مشتمل وفد کوٹار کے لئے روانہ ہوا۔ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں محترم مولانا صاحب نے بعض تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ اور وہاں کی جائیداد کے سلسلہ میں فیصلہ جات فرمائے۔

دوسرے دن مورخہ ۱۴؍فروری بعد نماز فجر محترم مولانا صاحب نے نہایت مؤثر رنگ میں ایک تربیتی تقریر فرمائی جس کا خاکسار نے ترجمہ سُنایا۔ اس کے بعد وہاں سے ہم چاروں کنیاکماری کے لئے روانہ ہوئے جو واقعی زمین کا کنارہ کہا جا سکتا ہے جہاں بحر ہند - بحیرۂ عرب اور خلیج بنگال باہم ملتے تھے۔ یہاں پر سوامی وِویکانند جی کا ایک یادگار منڈپ کروڑوں روپے خرچ کر کے تعمیر ہوا تھا۔ وہاں خاص طور پر سب مذاہب کے لئے تعمیر شدہ دھیان منڈپ (Prayer Hall) میں ہم نے محترم مولانا صاحب کی اقتداء میں اسلام اور احمدیت کی عالمگیر کامیابی کے لئے دعا کی۔

وہاں سے ہم براستہ کوٹار ترونلویلی کے لئے روانہ ہوئے اور شام کو محترم مولانا صاحب اور خاکسار وہاں سے روانہ ہو کر دوسرے دن صبح مدراس خیریت سے پہنچے۔ مورخہ ۱۸؍ ۱۵ رات کو محترم ناظر صاحب اُڑیسہ کے لئے روانہ ہوئے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت بنا دے۔ آمین۔

جموں میں شیعوں کے جلسہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۲۹؍جنوری کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی یاد میں انجمن امامیہ جموں کی طرف سے پیر مٹھا کے ایک ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔ محترم فتح حسین صاحب جو اس انجمن کے صدر ہیں انہوں نے محترم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ جموں کی وساطت سے خاکسار کو جلسہ میں تقریر کرنے کی دعوت دی۔

چنانچہ نو بجے شب محترم بابو محمد یوسف صاحب۔ مکرم ملک محمد اقبال صاحب اور خاکسار جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون کی وضاحت کی اور بتایا کہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت ایک عظیم شہادت ہے جو آپ نے ظلم کے خلاف دی۔ آج کا دن ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں ان کی یہ شہادت ان کو حیات جاودانی بخشتی ہے۔

خاکسار نے اس غلط الزام کی بھی تردید کی جو مخالفین کی طرف سے جماعت احمدیہ پر لگایا جاتا ہے کہ ہم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے بہت سے حوالہ جات پڑھ کر سنائے گئے۔ جس سے اس غلط فہمی کا بخوبی ازالہ ہوتا تھا۔ سامعین نے خاکسار کی تقریر کو شوق اور توجہ کے ساتھ سماعت فرمایا۔

خاکسار۔ محمد عمر کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ جموں۔

چارکوٹ میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۲؍ ۱ کو زیر صدارت مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب صدر جماعت چارکوٹ ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمد شریف صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے پڑھی۔ مکرم شریف احمد صاحب سیکرٹری مال نے مرکزی اقتصادی ضروریات کے پیش نظر مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور سو فیصدی ادائیگی کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

مکرم خادم حسین صاحب فانی نے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کا مضمون پڑھ کر سُنایا جس میں بزرگان کی مالی قربانیوں کے موضوع پر سیر کُن بحث تھی۔ مکرم عبدالمنان صاحب نے خدام الاحمدیہ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم محمد رفیق صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب نے مختلف حوالہ جات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ہمارا خدا سے پڑھ کر سنائے۔

آخر میں خاکسار نے۔ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ..... آیت پڑھ کر دوستوں سے تنظیمی رنگ میں تعاون اور مدد کی درخواست کی اور نیکی اور تقویٰ شعاری کو نصب العین بنانے اور عملی نیک نمونہ کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں تاریخ اسلام کے مختلف واقعات بیان کئے۔ اسی طرح نظام کا احترام اور مرکزی آواز پر ہر حال میں لبیک کہتے رہنے اور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی احباب میں تحریک کی۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب نے احباب کو قرآن مجید کی مختلف آیات کے ترجمے سُنائے اور توجہ دلائی کہ بلاوجہ کسی بات کے پیچھے ہرگز نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ چھان بین کے بعد کسی معاملے میں قدم اُٹھانا چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے مختلف نصائح بیان فرمائیں۔

بعد ازاں پُرسوز دعا سے یہ جلسہ برخواست ہوا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں مولیٰ کریم ہماری حقیر کوششوں میں برکت دے اور بڑھ چڑھ کر اسلام کی خدمت کا موقعہ ملتا رہے اور عملی نیک نمونہ سے لوگوں کے دِل جیتنے والے بنیں۔

خاکسار۔ بشارت احمد محمود خادم سلسلہ احمدیہ حال مقیم بڑھانی۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم عبدالواحد صاحب احمدی سیکرٹری تبلیغ شاہجہانپور کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے بزرگان سلسلہ و درویشان کرام سے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ موصوف نے ۱۰؍روپے اعانت بدر اور ۱۰؍روپے صدقہ میں ادا کئے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ خاکسار۔ عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

۲۔ خاکسار کے خسر محترم عبدالمجید صاحب آف عثمان آباد نے ایک نیا مکان تعمیر کیا ہے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "بیت العافیت" نام تجویز فرمایا ہے۔ اس نئے مکان کے ہر طرح بابرکت ہونے کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار منظور احمد فضل قادیان

۳۔ مکرم خورشید احمد ریاض صاحب آف رشی نگر (کشمیر) امتحان میں شامل ہوئے ہیں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

۴۔ مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب عوالدار سندر گڑھ اُڑیسہ سے تحریر کرتے ہیں کہ اُن کی مالی مشکلات کی دوری کے لئے احباب جماعت دُعا فرمائیں نیز وہ اور اُن کے اہل و عیال بیمار رہتے ہیں احباب جماعت اُن کی شفایابی کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

۵۔ خاکسار کے پھوپھا جان اپنی صحت کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اسی طرح خاکسار کے بھائی نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے انکی نمایاں کامیابی کے لئے اور میرے والدین کی صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبدالسلام انور متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

باشرح ادائیگی

جماعت کی ایک معقول تعداد باشرح چندہ ادا نہیں کر رہی ۔ اور بعض بڑے بڑے صاحبِ حیثیت تاجر احباب اس معاملہ میں کوتاہی کر رہے ہیں ۔ ایسے احباب اگر اپنے دل میں یہ پختہ عہد کر لیں کہ آئندہ وہ اپنی اصل آمد کے مطابق ماہوار چندہ دیں گے تو جہاں انجمن کی مستقل آمد میں اضافہ ہو کر سلسلہ کی مالی مشکلات دُور ہوں گی وہاں ایسے احباب کے اموال میں بھی خدا تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر برکت دے گا ۔ سلسلہ کی موجودہ مالی مشکلات اور ضروریات ہر مخلص احمدی پر عیاں ہیں ۔ اور ہر وہ شخص جو صدقِ دل سے جماعت میں داخل ہے اور سلسلہ کے لئے اپنے دل میں درد رکھتا ہے اُس کا فرض ہے کہ چندوں میں باشرح اور باقاعدہ ادائیگی اختیار کر کے اپنے بیعت کے مقدس عہد کو پُورا کرتے ہوئے عملی طور پر ثابت کر دے کہ وہ درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے والا ہے ۔

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

شہزادہ میکاسا نومیہ کی خدمت میں احمدیہ لٹریچر کی پیشکش

(بقیہ صفحہ اوّل)

پروفیسر اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز کو اوساکا سے اور خاکسار کو ٹوکیو سے خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا ۔

آج یومِ اقبال کی تقریب ختم ہونے کے بعد چائے کے موقعہ پر مکرم نشی یاما صاحب جنرل سیکرٹری جاپان پاکستان ایسوسی ایشن نے مکرم ڈاکٹر ناصر احمد پرواذی اور خاکسار کا تعارف شہزادہ موصوف سے کرایا ۔ اس موقع پر جب شہزادہ موصوف سے یہ علمی ارمغان پیش کرنے کی اجازت کی درخواست کی گئی ۔ تو آپ نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار فرمایا اور تحفہ قبول فرمانے پر آمادگی کا اظہار کیا ۔

وفد کے تیسرے رُکن مکرم ملک لال خان صاحب کو بھی بُلا لیا گیا اور تمام شاہی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر ملکی سفراء اور دیگر معزز پاکستانی اور جاپانی مہمانوں کی موجودگی میں خاکسار نے یہ علمی تحفہ ہز امپیریل ہائی نس کی خدمت میں پیش کیا ۔

ہز امپیریل ہائی نس نے ممنونیت کے اظہار کے طور پر جاپان کی رسم کے مطابق اس کتاب کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنے سر تک بلند فرمایا اور وفد کے ارکان سے نہایت گرم جوشی سے مصافحہ فرمایا ۔ اور فرمایا کہ

"میں اس بے نظیر علمی تحفہ پر حقیقتاً بہت ہی شکر گزار ہوں"

خاکسار نے اور مکرم پرواذی صاحب نے مختصراً اس کتاب کے مندرجات پر روشنی ڈالی تو شہزادہ موصوف نے بصد اشتیاق وہیں اس کتاب کو غلاف سے نکال کر ملاحظہ فرمانا شروع کر دیا ۔ اور کچھ دیر ملاحظہ فرماتے رہے ۔ واپس تشریف لے جانے سے پیشتر ہز امپیریل ہائی نس نے ایک بار پھر خاص طور پر شکریہ ادا کیا ۔

اس پیشکش کی وجہ سے دوسرے بہت سے غیر مُلکی سفراء سے بھی تعارف ہو گیا اور بہت سے دوستوں سے تبلیغی بات چیت کا موقع مِل گیا ۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

خاکسار دوستوں سے خاص طور سے دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس پیشکش کو بابرکت بنائے اور بہتر نتائج پیدا فرمائے ۔ اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے ۔ آمین ؛

رُوداد جلسہ یومِ مصلح موعودؓ

بقیہ صفحہ (۲)

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے لمبی پُرسوز دُعا کرائی ۔ اور ایک بجے دوپہر کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا ۔

اُسی روز دو بجے لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیرِ انتظام نصرت گرلز سکول قادیان میں جلسہ یومِ مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس کی رپورٹ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی ۔ انشاء اللہ ؛

"فتحِ اسلام" کا تامل ترجمہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رُوح پرور مایۂ ناز تصنیف "فتحِ اسلام" کا تامل زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے ۔ الحمد للہ ۔

جس دوست کو ضرورت ہو مندرجہ ذیل پتہ سے ایک روپیہ پچاس پیسے (Rs. 1-50) قیمت پر حاصل کر سکتے ہیں ۔

خاکسار : محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس ۔

Muhammad Umar H.A. Ahmadiyya Muslim Missionary
53 — B.C.H. Road
MADRAS — 600094.

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ اخبارِ بدر ختم ہو چکا ہے ۔ اخبار بدر کے ذریعہ بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ آپ اپنے ذمہ کا چندہ بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کر کے اطلاع دیں تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے ۔

منیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۰۴۶	مکرم ایم اسداللہ صاحب ۔	۱۸۲۰	مکرم محمد اکرام صاحب ۔
۱۰۲۱	" جمعہ خان صاحب	۲۰۳۸	" محمد ظہور الدین صاحب ۔
۱۱۳۲	" سید داؤد احمد صاحب	۲۱۴۹ F	" محمد برکات الٰہی جنجوا ۔
۱۲۳۶	" سید محمد یوسف صاحب ٹیچر ۔	۲۱۵۵	محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ۔
۱۳۱۹	" محمد فرحت اللہ بیگ صاحب	۲۱۵۶	مکرم عبدالرؤف صاحب ۔
۱۳۴۸	ٹی سنڈیکیٹ ۔	۲۱۵۷	" اکبر حسین صاحب ۔
۱۴۳۴	مکرم میاں عبدالغنی صاحب ۔	۲۱۶۱	" مبارک احمد صاحب تانڈور ۔
۱۴۵۴	میسرز ٹوپیا ربڑ ورکس ۔	۲۱۶۲	" عبدالرؤف صاحب ۔
۱۴۶۵ F	مکرم ایم ۔ اے رشید صاحب	۲۱۶۳	" سیف الحق صاحب
۱۴۷۳	" احمد توفیق صاحب	۲۲۱۳	محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ ۔
۱۵۷۷	" محمد عبدالعزیز صاحب ۔	۲۲۱۶	" مسز قمر سلطانہ صاحبہ ۔
۱۶۴۱	" محمد نورالحق صاحب ۔	۲۲۱۹	مکرم لیاقت علی صاحب ۔
۱۷۱۷	" ڈاکٹر اے ۔ آر ۔ خان صاحب	۲۶۷۷	" ایس عبدالجبار صاحب ۔
۱۷۴۲	" پروفیسر عزیز احمد صاحب ۔	۲۷۱۸	" شکیل احمد صاحب
۱۷۴۶	" عید و بخش صاحب ۔		

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

۱۔ مقام اشاعت ——— قادیان

۲۔ وقفۂ اشاعت ——— ہفتہ وار

۳-۴۔ پرنٹر و پبلشر ——— (ملک) صلاح الدین

قومیت ——— ہندوستانی۔

پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان

۵۔ ایڈیٹر کا نام ——— محمد حفیظ بقاپوری

قومیت ——— ہندوستانی

پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان

۶۔ اخبار بدر کے مالک فرد یا ادارہ کا نام ——— صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

(ملک) صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر اخبار بدر قادیان

۲۸ر فروری ۱۹۷۸ء

نظامِ وصیت میں شمولیت

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے پرانے ممبران کی تعداد کی نسبت سے موصی احباب کی تعداد بہت کم ہے۔ اگر ہمارے مبلغین اور جماعتوں کے عہدہ داران نظام وصیت کی اہمیت دوستوں پر واضح کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد دوستوں پر واضح کریں کہ موجودہ زمانہ کی دینی ضروریات کے تقاضوں کے پیشِ نظر

"ایمان کی کم از کم علامت یہ ہے کہ جماعت کا ہر شخص وصیت کرے۔"

تو اس سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی آمد میں معقول اضافہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس معاملہ کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نیز موصی احباب کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ اس سے جہاں موصی احباب اپنی زندگی میں اپنی ذمہ داری ادا کر کے ایک روحانی تسکین حاصل کر سکیں گے وہاں حصہ جائداد کی آمد سے صدر انجمن احمدیہ قادیان مستقل آمد دینے والی جائدادیں خرید کر بھی اپنی مالی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کر سکے گی۔

سو جماعت کے جملہ احباب سے توقع ہے کہ وہ مندرجہ بالا امور کی طرف توجہ فرما کر مرکز کے ساتھ صحیح طور پر تعاون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اپنے فضل سے اس کی توفیق بخشے اور اپنے بے شمار انعامات اور برکات سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان۔

لجنات متوجہ ہوں

ماہ اکتوبر ۱۹۷۷ء سے قبل لجنات بھارت کو انتخاب کے لئے لکھا گیا تھا۔ لیکن ابھی تک مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے انتخاب موصول نہیں ہوا۔ براہِ مہربانی اپنی لجنہ کا انتخاب جلدی بھجوائیں اور منظوری حاصل کر کے اپنی لجنہ کو بیدار کریں:۔

برہم پورہ (بھاگلپور)۔ کٹک۔ مرکرہ۔ بھوبنیشور۔ کالیکٹ۔ کوڈالی۔ اودے پور کٹیا۔ غنچہ پاڑا۔ غازی پور۔ ارکھ پٹنہ۔ بڈھانوں۔ کوٹ پلہ۔ رسول پور۔ ساگر۔ پینکال۔

امید ہے مذکورہ جملہ لجنات فوری توجہ کریں گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام امراء جماعتہائے احمدیہ کے نام

"آپ تمام مخلصین جماعت تک میرا پیغام پہنچا دیں کہ جس محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ آپ نے وعدے لکھوائے ہیں اسی محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ ادائیگی شروع کر دیں اور ہر وقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔ کام شروع ہو چکا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے۔ اپنے حلقوں کی وصولیوں کی رپورٹ مجھے براہِ راست بھجواتے رہیں تا کہ دعا ہوتی رہے!

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور غلبۂ اسلام کی مہم میں ہم سب کو مل کر کام کرنے اور ساری ذمہ داریوں کو کماحقہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۷۸ء)

دعائے مغفرت

محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور جنہوں نے تقریباً ۲۵ سال تک صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ تہجد گزار، پابند صوم و صلوٰۃ۔ مہمان نواز۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد سے بے انتہا محبت کرنے والی۔ اور سلسلہ احمدیہ کے مبلغین کی خدمت کرنے والی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فدائی بزرگ خاتون مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۷۸ء بروز منگل کی شب اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت محمد موسیٰ رضا صاحبؓ کے خاندان کے ہر فرد کو اُن کی وفات سے بے حد صدمہ پہنچا۔ مرحومہ نے ۱۹۴۱ء میں حضرت مصلح موعودؓ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ اور حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی مہمان خصوصی بھی رہ چکی ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند کرتے ہوئے اپنے قُرب میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام دے۔ اور ہم سب کو مرحومہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی تین لڑکیاں عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ مدراس۔ سلیمہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ بنگلور۔ اور خورشید بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ شیموگہ ہیں جو مرحومہ کی نیک تربیتِ اولاد پر شاہد ہیں۔

اللہ تعالیٰ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسارہ:۔ سلیمہ بیگم جنرل سیکرٹری لجنہ بنگلور۔

درخواستہائے دُعا

(۱) میری بچی عفت ۴½ سال عمر ہو جانے کے باوجود ابھی تک چلنے کے قابل نہیں ہوئی۔ پچھلے سال جون میں عزیزہ کی ٹانگوں کا اپریشن ہوا مگر کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دُعا فرماویں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے عزیزہ کو شفا دے اور کمزوری دُور ہو جائے اور عزیزہ چلنے کے قابل ہو جائے۔ اسی طرح خاکسار کے اہل خانہ اور سُسرال والوں کیلئے درخواستِ دُعا ہے (خاکسار ابوالبرکات محمود۔ نیویارک۔ امریکہ)

(۲) خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصرت پروین اور مکرم محمد دین صاحب بدر درویش کی بیٹی نصرت بیگم دونوں کا بی۔ایڈ کا امتحان شروع اپریل میں ہونے والا ہے اسی طرح دُوسری بچیوں کے امتحان بھی شروع ہیں۔ سب کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ عرصہ تین سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اُن کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار: محمد سعید انور۔ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۷۸ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی۔۳